

سوال 1. حضرت مجدد الف ثانی کی ملی خدمات بیان کریں؟

حضرت مجدد الف ثانی کی ملی خدمات

1. ہندو جاڑھیت کا مقابلہ:

اکبر کی بیجا اکبر نے ہندوؤں کے ساتھ بے جا فساد کی
کا مظاہرہ کیا اور انہیں اعلیٰ عہدوں پر فائز کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے
ساتھ رشتے ناطے طے کئے حتیٰ کہ ان کی مذہبی رسومات کو اختیار
کیا اکبر کی اس رواداری کو دیکھ کر ہندوؤں کو اسیاد کا موقع
ملا اور وہ رفتہ رفتہ بیدار ہونے لگے۔

حضرت مجدد الف ثانی نے اس صورت حال کا مقابلہ کرنے

کے لیے عوام، امراء اور علماء میں احساس بیداری پیدا کی۔

2. دین الہی کی مخالفت:

اگر سمجھا تھا کہ ہندوؤں کو اعتقاد میں یہ بغیر
ہندوستان میں ایک مطلق اور مستحکم حکومت کا قیام عمل میں
نہیں لایا جاسکتا تھا۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لیے ہندوستان
کی تمام قوتوں بالخصوص ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک ہی مذہب
پر متحد کرنا چاہیے۔ چنانچہ 1582 میں اُس نے توحید الہی یا
دین الہی کے نام سے ایک نیا دین جاری کیا۔ دین الہی بعض
اصول قرآن مجید، بعض برہمن عقائد اور کچھ اصول جسامیت،
محویت اور پارسی رسومات پر مشتمل تھا۔ اس طرح اگر
ہے ہندوستان کو ایک لادینی ریاست میں تبدیل کرنے کی کوشش
کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت اور اس کی
عشائ کے لیے حقارت محمد الف ثانی کو مبعوث فرمایا۔

3. اکبر کی مشرکانہ پالیسیوں کی مخالفت:

اکبر نے ہندوؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہندوؤں کی طرح لباس پہننا شروع کر دیا اور پیشانی پر تلک لگانا شروع کر دی۔ اپنے محل میں مندر تعمیر کروائے اور گاٹے کو ذلیعہ کرنے پر پابندی لگا دی۔ بادشاہ کو تحظیمی سیوہ لازم قرار دیا گیا اور انوار کو عبادت کا دن مقرر کیا گیا۔ اکبر کی ان مشرکانہ پالیسیوں کا اثر عام آدمی پر ہوا اور حضور پیدا ہونے لگا کہ کہیں مسلمان اپنی جداگانہ حیثیت نہ کھو دیں۔ ایسے نازک مرحلے میں حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنی اصلاحی تحریک کا آغاز کیا۔ آپ نے ایک طرف اسلام ~~دستاروں~~ ہندو درباری اسرار سے نکلی تعلقات پیدا کئے اور دوسری جانب اپنے مریدوں کی ایک جماعت تیار کر کے ہرمض کے طول و عرض میں پھیلا دیا۔

دی کہ وہ مسلمانوں کو اسلامی رسومات اور اسلامی طرز زندگی
اپنانے کی تلقین کریں۔

۴۔ بتوں سے بچو کہ امیدیں اور خدا سے نوحیدی
محض بتاؤ نہیں اور کافری کیا ہے۔

۴۔ جہانگیر اور اس کے لشکر کی اصلاح:

جب اکبر کی وفات کا وقت قریب آیا تو
حضرت مجدد الف ثانی کے زیر اثر امراء نے خسرو کی جگہ جہانگیر کو
جانشین بنوایا اور اس سے اسلامی قوانین کے اصرار کا وعدہ لیا۔
چنانچہ اکبر کی وفات کے بعد جہانگیر نے ہندوؤں سے متعلق اپنی
پالیسیوں کو کافی حد تک تبدیل کر دیا تاہم بادشاہ کو تعظیہ
سجدہ کرنے کی رسم کو جاری رکھا گیا۔ حضرت مجدد الف
ثانی کے مخالف امراء نے ان کے خلاف جہانگیر کے کان حضرت
شروع کر دیئے۔ جہانگیر نے آپ کو دربار میں حاضر ہونے

کا حکم دیا مگر آپ نے بادشاہ کو تحفہ بھی سجدہ کرنے سے انکار کر
 دیا جس پر آپ کو قلعہ میں قید کر دیا گیا۔ لیکن بعد میں جہانگیر کو اپنی
 غلطی کا احساس ہوا اور اس نے آپ کو آزاد کرنے کا حکم دیا
 حضرت مجدد الف ثانی نے رہائی کے بعد لشکر کے ساتھ رہنے کا فیصلہ
 کیا اس سے آپ کو لشکر کو تلقین و ہدایت کرنے کا موقع ملتا رہا
 جہاں جہاں لشکر جاتا آپ بھی ساتھ جاتے اور دوسرے لوگوں
 کو بھی اللہ کے کلام سے فیض یاب کرتے۔

5. درباری علماء کی اصلاح:

اکبر کے عہد میں دین اسلام کو جو نقصان پہنچا، حضرت
 مجدد الف ثانی اس کی زیادہ تر ذمہ داری علماء سوء پر ڈالتے ہیں۔ کیونکہ
 یہ علماء دنیا پرستی کی وجہ سے قرآن و حدیث کو نظر انداز کر کے
 غلط عقائد پھیلاتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی نے جہانگیر کی تخت
 نشینی کے بعد اپنے زیر سایہ علماء کو تاکید کی کہ وہ بادشاہ کو
 علماء سوء کے زیر اثر جانے سے روکیں۔ وہ اپنی اس

کوشش میں کافی حد تک کامیاب رہے۔

عو تیار امام سے حقوں تیری نماز ہے سرور
ایسی نماز سے گزر ، ایسے امام سے گزر

6. تصوف کی اصلاح:

اس دور کے بعض علما صوفیاء تصوف کے حوالے سے وحدت الوجود کے قائل تھے۔ وحدت الوجود کا مطلب ہے کہ کائنات کی ہر چیز میں خدا کا وجود ہے۔ چنانچہ تمام ظاہری چیزوں کی عبادت کرنا دراصل اللہ کی عبادت کے برابر ہے اس نظر سے ہر عمل کر کے مسلمان صوفیاء ہمہ اوست کا نعرہ بلند کر رہے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی نے وحدت الوجود کے جواب میں وحدت الشہود کا نظریہ پیش کیا کہ سب کچھ اسی کا ہے اور اس کے بنونے کی گواہی دیتا ہے۔ یعنی ہمہ اوست کی جگہ ہمہ اناست کا نعرہ بلند کیا۔

۴ کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
سومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں، میں آفاق۔

7 دو قوی نظریہ:

حضرت مجدد الف ثانی نے مسلمانوں کو ذیل نشان کروایا کہ وہ
اپنے جداگانہ تشخص کو برقرار رکھیں اور ہندوؤں میں جذب نہ ہوں۔
آپ برفعیہ کے پہلے بزرگ اس جنسوں نے دو قوی نظریہ کا پرچار
کیا۔